رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۲ روپے

ششماہی ۶ روپے

سہ ماہی ۳ روپے ۱۲ آنے

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ روپے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶	مورخہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۳۸ء	نمبر ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷۔ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ابھی ناساز ہے گلے کا درد رفع نہیں ہُوا۔ کانوں میں بھی درد کی شکایت ہے اور کھانسی بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد نزلہ۔ اور ضعف کے باعث علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؞

افسوس حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا پوتا اور شیخ داؤد احمد صاحب کا لڑکا سلیم احمد فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعا سے نعم البدل کریں ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جمعہ کی عصر اور مغرب کے درمیان بہت دعا کرو

"اگرچہ جمعہ کا دن سعدِ اکبر ہے۔ لیکن اس کے عصر کے وقت کی گھڑی ہر ایک اس کی گھڑی سے سعادت اور برکت میں سبقت لے گئی ہے۔ سو آدم جمعہ کی اخیر گھڑی میں بنایا گیا۔ یعنے عصر کے وقت پیدا کیا گیا۔ اسی وجہ سے احادیث میں ترغیب دی گئی ہے۔ کہ جمعہ کی عصر اور مغرب کے درمیان بہت دُعا کرو۔ کہ اس میں ایک گھڑی ہے جس میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ یہ وُہی گھڑی ہے جس کی فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی۔ اس گھڑی میں جو پیدا ہو۔ وُہ آسمان پر آدم کہلاتا ہے۔ اور ایک بڑے سلسلہ کی اس سے بنیاد پڑتی ہے۔ سو آدم اسی گھڑی میں پیدا کیا گیا۔ اسی لئے آدم ثانی یعنے اس عاجز کو یہی گھڑی عطا کی گئی۔ اسی کی طرف براہین احمدیہ کے اس الہام میں اشارہ ہے۔ کہ ینقطع آباءک ویبدء منک (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۰) اور یہ اتفاقات عجیبہ میں سے ہے۔ کہ یہ عاجز نہ صرف ہزار ششم کے آخری حصہ میں پیدا ہُوا۔ جو مشتری سے وُہی تعلق رکھتا ہے۔ جو آدم کا روز ششم یعنے اس کا آخری حصہ تعلق رکھتا تھا۔ بلکہ یہ عاجز بروز جمعہ چاند کی چودھویں تاریخ میں پیدا ہُوا ہے۔ اس جگہ ایک اور بات بیان کرنے کے لائق ہے۔ کہ اگر یہ سوال ہو۔ کہ جمعہ کی آخری گھڑی جو عصر کے وقت کی ہے جس میں آدم پیدا کیا گیا۔ کیوں ایسی مبارک ہے۔ اور کیوں آدم کی پیدائش کے لئے وہ خاص کی گئی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے تاثیر کواکب کا نظام ایسا رکھا ہے۔ کہ ایک ستارہ اپنے عمل کے آخری حصہ میں دوسرے ستارے کا کچھ اثر لے لیتا ہے۔ جو اس حصے سے ملحق ہو اور اس کے بعد آنے والا ہو۔ اب چونکہ عصر کے وقت جب آدم پیدا کیا گیا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کریم

کے متعلق

ایک انگریز مستشرق کا اظہار خیالات

احباب کرام کو معلوم ہے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کچھ عرصہ سے لنڈن میں قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ میں مصروف ہیں۔ زبان دانی کے لحاظ سے انگریزی عبارتیں ایک مشہور انگریز زبان دان دیکھتے ہیں۔ جنہوں نے مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کی چند سطور کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

"قرآن کریم کے ترجمہ سے متعلق کام میرے لئے نہایت ہی دلچسپ ہے۔ اور میں نے اس بات کا خیر مقدم کیا ہے۔ کہ مجھے اس مقدس کتاب کو ایک دفعہ پھر غور سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ انگریزی ترجمہ نہایت عمدہ ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ زبان کے لحاظ سے الفاظ کی کہیں کہیں جو تصحیح میں کرتا ہوں وہ مفید ثابت ہوگی۔ جب یہ ترجمہ طبع ہو تو میرے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہوگی۔ کہ میں اس کے پروف پڑھوں تاکہ شائد اس مرحلہ پر میں بعض اور مشورے دے سکوں"۔

دنیا کے کناروں سے نئے احمدیوں کی آواز

امریکہ میں تبلیغ احمدیت کے کچھ حالات صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے مبلغ امریکہ کی رپورٹ میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب اسی دور دراز مقام شکاگو سے ایک احمدی کا خط انگریزی میں آیا ہے۔ جس کا ترجمہ احباب کی اطلاع اور دعا کی تحریک کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ تا اللہ تعالےٰ ان نو مبائعین کی تقویت کا سامان پیدا کرے۔ اور ان نئے صاحبان کو معلوم ہو۔ کہ تمام احمدی ان کے خطوط پڑھتے اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ

لکھتے ہیں۔ کئی ایک مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود امریکہ کے احمدیوں کے ہیڈ کوارٹر شکاگو میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارا تبلیغی کام ترقی پذیر ہے۔ ہمارا گزشتہ جلسۂ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت کامیاب رہا۔ اور یہ فی الحقیقت خدا تعالےٰ کا فضل تھا۔ کیونکہ ہماری توقعات اور انتظامات سے کہیں زیادہ لوگ اس میں شامل ہوئے۔ کم سے کم چار مختلف ممالک کے مسلمان کثیر تعداد میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے شہروں سے مسلمان جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئے ؛

بہت سے مقررین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ ان کے بعد ہمارے مبلغ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ان پہلوؤں کو مجملاً بیان کرتے ہوئے آپ کی پاک سیرت کے اور بھی بہت سے پہلو بیان کئے۔ منجملہ اور باتوں کے آپ نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دیوتا سمجھ کر آپ کی پرستش کرنا نہ صرف منع ہے۔ بلکہ یہ بات اسلام میں قطعی طور پر ناممکن ہے۔ قرآن کی سب سے پہلی سورت اس امر کی شہادت اور اس کا پورا پورا ثبوت ہے ؛

تقریر کے آخر میں صوفی صاحب نے ماہ رمضان کی آمد کا اعلان کیا اور دنیائے اسلام کے دوسرے اہم معاملات پر روشنی ڈالی۔ مہمانوں نے تقریروں کے متعلق خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے جلد دوبارہ آنے کا وعدہ کیا ؛

پھر ماہ رمضان آیا۔ ہمارے لئے یہ مہینہ نہایت دلچسپی اور برکت کا باعث ثابت ہوا ؛

ایک اور بچے کے عقیقہ پر اسلامی حکم کے ماتحت گزشتہ دنوں ایک جانور ذبح کیا گیا۔ یہ میرے ہاں لڑکی کی پیدائش کی تقریب تھی۔ اور راقم الحروف خدا کے فضل سے پہلا شخص ہے۔ جس نے اس طرح اسلام کے حکم اور اپنے مبلغ کے نمونہ کی پیروی کی۔

کام اس قدر بڑھ رہا ہے کہ صوفی صاحب کے لئے اس کا سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔ لیکن ہم حتی الامکان ہر طرح سے ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ تاہم بعض فرائض ایسے ہیں۔ جنہیں ہم سرانجام نہیں دے سکتے۔ اس لئے درخواست ہے کہ ہمارے لئے دعا کی جائے۔ اللہ تعالےٰ اس معاملہ میں ہماری مدد فرمائے ؛

نیازمند نور الاسلام از شکاگو

مولوی عبدالوہاب صاحب

خلف

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کا نکاح

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نکاح کا اعلان ۲۸ جنوری بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ احباب جماعت بکثرت اس مبارک تقریب میں شامل ہوں

درخواست ہائے دعا

چودہری شیخ احمد صاحب نئی دہلی ایک ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار رہیں۔ چودہری مبارک احمد صاحب میران شاہ بعارضہ بخار بیمار رہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ محمد عبداللہ صاحب حیدر آباد دکن امتحان ایل۔ ایل۔ بی میں کامیابی کے بعد اب تحصیلداری کے انتخاب میں جو عنقریب ہونے والا ہے شامل ہوں گے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں

صحابی کی تعریف

نظارت تالیف و تصنیف کی طرف سے صحابی کی تعریف کی حسب ذیل تعیین کی گئی ہے

"ہر وہ شخص جس نے احمدی ہونے کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا یا آپ کے کلام کو سنا ہے اور اسے آپ کا دیکھنا یا آپ کے کلام کا سننا یاد ہے"۔

تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہوں نے ابھی تک حضور کے واقعات و حالات قلمبند کر کے دفتر ہذا میں ارسال نہیں کئے۔ بہت جلد اس اہم کام کی طرف توجہ فرما کر مشکور کریں اور حضور علیہ السلام کے حالات اور واقعات کو احتیاط کے ساتھ تحریر کر کے ارسال فرمائیں ؛ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

تقرر قائمقام امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

چونکہ میر عبدالسلام صاحب امیر جماعت احمدیہ عازم لنڈن ہو چکے ہیں۔ اس لئے مقامی انتخاب کی بنا پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر محمد الدین صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک کے لئے قائمقام امیر مقرر فرمایا ہے ؛ ناظر اعلےٰ

جماعت احمدیہ بھٹنڈہ کو اطلاع

جماعت احمدیہ بھٹنڈہ کے لئے منشی کرم بخش صاحب پنشنر پٹواری کو سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ عہدہ داران و احباب جماعت ان سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ؛ ناظر بیت المال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

119

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ سنہ ہجری

عیدِ اضحیٰ کی تقریب کو وجہِ فساد نہ بنایا جائے

اس وقت جبکہ ہندوستان میں نئے آئین کے ماتحت نئی حکومتیں قائم ہیں۔ اور بعض خاص معاملات کے علاوہ باقی سب امور اپنے اپنے صُوبہ کے سیاسی نمائندوں کے ہاتھ میں ہیں۔ کیونکہ ہر صوبہ کا وزیر اعظم۔ اور اس کی حکومت کے دُوسرے ارکان پبلک کے منتخب کردہ نمائندوں میں سے لئے گئے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اگر ابھی تک کوئی بڑا انقلاب پیدا نہیں ہوا۔ تو کم از کم فرقہ وارانہ کشمکش کا تو خاتمہ ہو جاتا۔ اور اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ تو اتنا تو ضرور ہو جانا چاہیئے تھا۔ کہ ایک دوسرے کے مذہبی امُور میں مخل ہو کر کشت و خون تک نوبت نہ پہونچائی جاتی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی تک یہ امید بر نہیں آئی۔ اور نہ صرف مستقبلِ قریب میں اس کے بر آنے کی کوئی توقع نہیں۔ بلکہ اس کی جگہ مایوسی لیتی جارہی ہے۔ پنجاب میں گزشتہ نو۔ دس ماہ کے اندر اندر ایک درجن مقامات پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں۔ یا پھر سکھوں اور مسلمانوں میں فسادات ہو چکے ہیں۔ جن میں عام طور پر مسلمانوں کو زیادہ تر جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

اسی طرح بعض اور صوبوں میں بھی مثلاً یو۔ پی۔ اور بہار میں جہاں مسلمانوں کی آبادی بہت ہی قلیل ہے۔ اور وُہ بھی مفلوک الحال۔ بڑی بے رحمی سے نشانہ ظلم و ستم بنائی جا چکی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ صُوبہ متحدہ۔ اور دوسرے صوبہ جات میں جب سے کانگرسی حکومتیں قائم ہوئی ہیں متعصب ہندو اس کوشش میں لگے ہُوئے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو ذبیحہ گائے کے حق سے محروم کر دیں۔ اور جب تک وُہ قانون کے ذریعہ۔ اور حکومت کی امداد کے ساتھ اس میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ اس وقت تک قوت بازو۔ اور جبر کے ذریعہ اس کو عمل میں لانا چاہتے ہیں۔

اس قسم کے ہندوُوں میں گائے کی حفاظت کا جذبہ عید اضحیٰ کے موقعہ پر خاص طور سے پھُوٹ پڑتا ہے۔ وُہ چھاؤنیوں میں ہمیشہ گایوں کا ذبح ہونا برداشت کر سکتے ہیں۔ وُہ سال کے دوسرے حصوں میں مسلمانوں کو بھی گائے کا گوشت کھانے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ لیکن جب عید اضحٰے کی تقریب آتی۔ جبکہ مسلمان کسی جانور کی قربانی کا فریضہ ادا کرنے کے مکلف ہوتے ہیں۔ تو گائے کی حفاظت کا جوش ان میں خاص طور پر امڈ آتا ہے۔ اور وُہ اس قدر حد سے گزر جاتا ہے۔ کہ ایک حیوان کی خاطر انسانوں کی جانیں لینے تک سے دریغ نہیں کیا جاتا۔

معلوم ہُوا ہے۔ کہ عید اضحٰے میں گائے کی قربانی کو روکنے کے لئے ہندوؤں نے گئو رکھشا سبھائیں قائم کر رکھی ہیں ان کے ذریعہ فتنہ انگیز تقریریں کی جاتی ہیں۔ جاہل دیہاتیوں کو فساد۔ اور بلوہ پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح بزورِ بازو مسلمانوں کو مذہبی فریضہ کی ادائگی سے روکا جاتا ہے۔ چونکہ عید الاضحیٰ کی تقریب اب پھر آرہی ہے۔ اس لئے جہاں ہم غیر مسلم اصحاب سے یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ مسلمانوں کے اس فریضہ میں مداخلت کر کے ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ پہونچائیں۔ وہاں ہم مختلف صُوبہ جات کی حکومتوں کو بھی توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جن دیہات۔ اور قصبات میں اس وقت تک گائے کی قربانی ہوتی چلی آرہی ہے۔ ان میں اگر کسی میں کسی قسم کے خطرہ کا احتمال ہو۔ تو اس کے انسداد کا پورا پورا انتظام کریں۔ اور فرقہ وارانہ تصادم قطعاً نہ ہونے دیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم مسلمانوں سے بھی یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ فریضۂ قربانی کے ادا کرتے وقت اس بات کا پورا پُورا خیال رکھیں۔ کہ وُہ کسی کی دل آزاری کا باعث نہ بنیں۔ یعنی جہاں تک ممکن ہو۔ پوشیدہ طور پر اسے سرانجام دیا جائے۔

مذہبی تقاریب میں ہندو مسلم فسادات اہل ہند کے ماتھے پر ایک سیاہ داغ ہیں۔ اور ہر محب وطن کو چاہیئے۔ کہ اس داغ کو دُور کرنے کی کوشش کرے۔

ہائی کورٹ کے فیصلہ نے مُسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں

ہائی کورٹ کے فل بنچ نے مسجد شہید گنج کے متعلق جو فیصلہ دیا ہے۔ اس نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور وُہ ایسے حقائق کا اقرار کر رہے ہیں۔ جن کو کل تک انہوں نے نظر انداز کر رکھا تھا۔ مثلاً یہ کہ "اس فیصلہ نے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ایک ہی قانون کے اطلاق میں اس کے مفسرین کی رائے میں کس قدر اختلاف و تضاد ہو سکتا ہے"۔

نیز یہ کہ "اس فیصلہ سے یہ امر بالکل واضح ہے۔ کہ اس ملک میں قانون کی تفسیر اس طریق سے بھی کی جا سکتی ہے۔ کہ وُہ خالص مذہبی امُور میں شرع اسلامی کی مقتضیات کو بالائے طاق رکھ کر مداخلت فی الدین کی مرتکب ہو سکے"۔ (احسان ۲۸ جنوری)

جب قانون کی تفسیر کا یہ حال ہے۔ کہ مختلف ارکان عدل و انصاف اس سے بالکل مختلف اور متضاد نتائج اخذ کرتے ہیں۔ تو جہاں محض ذاتی رائے۔ اور خیال کا معاملہ ہو۔ وہاں جو صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ وُہ ظاہر ہے۔ اور ایسی صورت میں اس سے کسی قسم کا استدلال بالکل بے معنی ہے۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کا دورہ سرحد

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو صدر کانگرس حال میں جب صوبہ سرحد میں تشریف لے گئے۔ تو اس علاقہ کے فراخ دل اور وسیع الحوصلہ مسلمانوں نے ان کا نہایت شاندار استقبال کیا۔ اور ہر ممکن طریق سے اعزاز کیا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ صوبہ سرحد کی مذہبی۔ مجلسی۔ اور سیاسی تاریخ میں اس قسم کے شاندار جلوس کی مثال نہیں ملتی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمان پنڈت جی کو بڑی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان حالات میں کیا مسلمان اس بات کا حق نہیں رکھتے۔ کہ ان کے مذہبی جذبات اور احساسات کو ملحوظ رکھا جائے۔ پنڈت صاحب نے لاہور کی عدالت میں شہادت دیتے وقت خدا تعالےٰ کا ذکر جس رنگ میں کیا۔ اور جسے ہندو اخبارات نے "خدا سے نفرت کا اظہار" بتایا۔ وُہ یقیناً مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ تھا۔ پنڈت جی سیاسی لحاظ سے سربلندی حاصل کرنے کے لئے جس قدر جدوجہد کر رہے ہیں اور اس کے لئے بڑی بڑی قربانیاں پیش کر چکے ہیں۔ اگر ان کا عشر عشیر بھی انہوں نے خدا تعالےٰ کا پتہ لگانے کے لئے کیا ہوتا۔ تو کبھی خدا تعالےٰ کی معرفت سے محروم نہ رہتے۔

خلافت راشدہ کے متعلق مصری صاحب کے اوہام باطلہ

عجیب و غریب عقیدہ

قادیان سے جلسہ سے واپسی پر دیر کہ سٹیشن پر شیخ عبدالرحمٰن مصری کیطرف سے چند اشتہارات ملے جن کے ذریعہ کئی قسم کی غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سب سے پہلا اشتہار جس کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس کا عنوان ہے۔ "کیا تمام خلیفے خدا ہی بناتا ہے"۔ اس میں مصری صاحب لکھتے ہیں "میرے نزدیک ان خلفاء میں سے جنکو قوم منتخب کرتی ہے۔ صرف پہلا خلیفہ ہی ایسا ہوتا ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ آیت استخلاف کے ماتحت منتخب کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے خلفاء کے متعلق آپ کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ کہ ان کے انتخاب میں اللہ تعالےٰ کا دخل ہوتا ہے"۔

مصری صاحب نے کمال چالاکی سے اس انوکھے خیال کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف منسوب کیا ہے۔ کہ پہلے خلیفہ کے بعد آنے والے خلفاء کے انتخاب میں اللہ تعالےٰ کا دخل نہیں ہوتا۔

غلط استدلال

مصری صاحب نے اس انوکھے اور خودساختہ خیال کی تائید میں پہلی دلیل کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الفاظ پیش کئے ہیں۔

"صوفیا نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول و مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اسکو مٹاتا ہے پھر گویا اس امر کا ازسرِنو خلیفہ کے ذریعہ استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اسمیں یہی بھید تھا کہ آپکو بھی خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائیگا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے۔ اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا۔ اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا"۔ (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

مصری صاحب اس عبارت سے یہ عقیدہ وضع کر رہے ہیں۔ کہ نبی رسول یا شیخ کے بعد صرف پہلا خلیفہ ہی خدا کے انتخاب سے ہوتا ہے۔ اور بعد والے خلفا کے انتخاب میں خدا کا دخل نہیں ہوتا۔

میں حیران ہوں کہ یہ عقیدہ اس عبارت سے مصری صاحب نے کس طرح وضع کیا۔ اس میں کہاں حصر بہ الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ صرف پہلا خلیفہ ہی خدا کے انتخاب سے ہوتا ہے یا یہ کہ بعد میں آنے والے خلفاء خدائی انتخاب سے نہیں ہوتے۔ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اس قسم کی تصریح نہ ہو۔ اس تحریر سے مصری صاحب والا کلیہ وضع نہیں کیا جاسکتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر ہرگز ان کے خیال کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ ماسوا اس کے خود یہ عبارت شیخ صاحب کے غلط خیال کی تردید کر رہی ہے۔ کیونکہ اس میں صرف نبی اور رسول کے بعد ہی خدائی انتخاب سے خلیفہ کے مقرر کئے جانے کا ذکر نہیں۔ بلکہ مشائخ کے بعد بھی خدائی انتخاب سے ان کے خلیفہ کا مقرر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور خود مشائخ کا بھی بدرجہ اولےٰ خدائی انتخاب سے خلیفہ ہونا قرار پاتا ہے۔ کیونکہ جب شیخ کا خلیفہ خدائی انتخاب سے ہوگا۔ تو شیخ بدرجہ اولےٰ خدائی انتخاب سے ہوگا۔

اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خلافت اولےٰ کے بعد امت محمدیہ کے شیخ اور پھر ان کے خلفاء کا خدائی انتخاب سے مقرر ہونا ثابت کرتا ہے کہ مصری صاحب کا کلیہ غلط ہے۔ کیونکہ مشائخ اور ان کے خلفاء کو بھی مصری صاحب نے اس حوالہ کی بناء پر خدائی انتخاب سے مقرر شدہ تسلیم کیا ہے۔ اور اس طرح وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلفاء ہی قرار پاتے ہیں۔

پس امت محمدیہ میں خدائی انتخاب کے ماتحت خلافت کا منصب صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلے خلیفہ کے لئے ہی محدود نہ رہا۔ بلکہ مصری صاحب کو کئی ایک ایسے خلیفے تسلیم کرنے پڑ گئے جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے علاوہ خدائی انتخاب کا دخل تھا۔

ایک اور طرح سے

اب میں ایک اور طرح سے بھی مصری صاحب کی غلطی واضح کرنا چاہتا ہوں مصری صاحب بتائیں کہ شیخ کا مرتبہ صدیق اور محدث کے مرتبہ سے بالا ہے یا اس کے مساوی یا کم۔ اگر بالا ہے تو دلیل پیش کریں۔ اگر شیخ کا رتبہ صدیق کے مساوی ہے تو صدیق اکبر بہرحال شیخ قرار پائیں گے۔ پس جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا شیخ ہونا اظہر من الشمس ہے۔ تو ان کے بعد آنے والا خلیفہ بھی محولہ عبارت کی رو سے خدائی انتخاب کے ماتحت ہوگا۔ اور اس طرح خلافت اولےٰ صدیقیہ کے بعد بھی خلافت خدائی انتخاب سے ثابت ہوگئی۔ اور مصری صاحب کا کلیہ باطل ہوگیا۔

خلافت احمدیہ

اب یہی حال سلسلہ خلافت احمدیہ کا ہے۔ مصری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کو خدائی انتخاب سے تسلیم کرتے ہیں۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"میں نے دعا کی اے میرے رب میرا کون مددگار ہو کون مددگار ہو۔ میں اکیلا ہوں۔ سو جب بار بار میں دعا کرتا رہا اس نے مجھے صدیق دیا جو نہایت سچا تھا۔ اس کا نام نورالدین ہے"۔

چونکہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ صدیق تھے۔ اسی لئے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت اولےٰ کا ملنا ضروری تھا۔ اور شیخ کا مرتبہ چونکہ صدیق کے مرتبہ سے بالاتر نہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محولہ بالا تحریر کی رو سے حضرت خلیفہ اول کے بعد آنے والا خلیفہ بھی خدائی انتخاب کا دخل رکھنے والا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مصری صاحب شیخ کے معاً بعد آنے والے خلیفہ کو خدائی انتخاب کے ماتحت تسلیم کر چکے ہیں۔ پس یہاں بھی حضرت مسیح موعود کے صدیق کی خلافت اولےٰ کے بعد خلافت ثانیہ کے انتخاب میں خدائی دخل ان کے مسلمہ حوالہ کی رو سے بھی ضروری قرار پاتا ہے۔ اور اس طرح ان کے انوکھے عقیدہ کی عمارت دھڑام سے نیچے گر جاتی ہے۔ اور خلافت ثانیہ جس کے مٹانے کے لئے انہوں نے یہ عقیدہ گھڑا تھا ان کے مسلمہ حوالہ کی رو سے بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم شدہ ثابت ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت خلیفہ اول رضؓ کا ارشاد خلافت احمدیہ کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک حضرت مولانا نورالدین صدیق ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مرتبہ آپ کے تمام صحابہ میں سے کیا بلحاظ علم و فضل و تفقہ کے اور کیا بلحاظ ایمان و معرفت کے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وان احبائی لمتقون جمیعھم لکن اقواھم بصیرۃً واکثرھم علماً وافضلھم رفقاً وحلماً واکملھم ایماناً واشدھم حباً ومعرفۃً وخشیۃً ویقیناً وثباتاً رجلٌ مبارکٌ کریم تقی عالمٌ صالح فقیہ محدث . . . .

..... اسمہ الشریف مع لقبہ اللطیف المولوی الحکیم نورالدین البھیروی - الخ

یعنی اگرچہ میرے تمام دوست متقی ہیں لیکن ان میں بصیرت کے لحاظ سے سب سے قوی - اور علم کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر - اور نرمی اور حلم کے لحاظ سے سب سے افضل - اور ایمان کے لحاظ سے کامل ترین اور محبت اور معرفت اور خوف الٰہی - اور یقین اور ثابت قدمی کے لحاظ سے سب سے بڑھا ہوا - وہ مبارک شیخ پرہیزگار - عالم - نیک - اور فقیہہ و محدث ہے - جس کا نام مع اس کے لقب لطیف کے - مولوی حکیم نورالدین بھیروی ہے الخ

آؤ - اب دیکھیں - کہ اس علم و فضل کی مالک شخصیت کا اپنی خلافت - اور اپنے بعد ہونے والی خلافت کے متعلق کیا عقیدہ ہے - حضرت مولانا المکرم رضؓ فرماتے ہیں :-

"جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے (رضی اللہ عنہما) اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا"

(بدر ۱۱ - جولائی ۱۹۱۲ء)

ان الفاظ میں آپ نے نہ صرف حضرت ابوبکرؓ اور اپنی خلافت کو خدائی انتخاب قرار دیا ہے - جو مصری صاحب کو مسلّم ہے - بلکہ حضرت عمرؓ کی خلافت کو بھی اسی قبیل سے تسلیم کرتے ہوئے انہیں خدا کا مقرر کردہ خلیفہ قرار دیا ہے - اور یہ امر مصری صاحب کے زعم باطل کے خلاف ہے - کیونکہ وہ حضرت عمرؓ کو خدا کا مقرر کردہ خلیفہ تسلیم نہیں کرتے ؛

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں :-

"میں جب مر جاؤں گا - تو پھر وُہی کھڑا ہوگا - جس کا خدا چاہے گا - اور خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ صدیق ہونے کی وجہ سے یقیناً شیخ کے مرتبہ سے کم مرتبہ کے نہیں - بلکہ اعلےٰ مرتبہ رکھتے تھے - اور آپ اپنے اس مقام سے خوب واقف تھے - اسی لئے آپ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے متعلق فرمایا - کہ "خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا" پس جب سلسلۂ خلافت احمدیہ کا نقطۂ اول اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو خدا کا مقرر کردہ خلیفہ قرار دے رہا ہے - تو مصری صاحب کی حقیقت ہی کیا ہے - کہ ان کی بات قابلِ اعتنا ہو -

پھر آپ اپنے ایک مکاشفہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ایک نکتہ قابلِ یاد سنائے دیتا ہوں اور وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا - ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا - ان کے ساتھ مجھے سخت محبت ہے - ۷۸ - برس کی عمر تک انہوں نے خلافت کی ۲۲ - برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے - یہ بات یاد رکھو - میں نے کسی خاص مصلحت - اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے" (خطبہ جمعہ بدر ۷ - جولائی ۱۹۱۰ء)

اس سے ظاہر ہے - کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ خوب سمجھتے تھے - کہ میرے بعد ایک فتنہ کا دروازہ کھلنے والا ہے اور احمدیت پر ایک خطرناک زلزلہ معاندین خلافت کی طرف سے رونما ہونے والا ہے اس لئے آپ نے قبل از وقت جماعت کی بھلائی کے لئے اور اس خاص مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قابلِ یاد نکتہ بیان فرمایا :-

پس خلافت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے ساتھ خدائی ہاتھ رکھتی ہے - اور اس کے خلاف کھڑا ہونے والا خدا کا دشمن ہے - قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائل پور ؛

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ ۱۵ - اپریل ۱۹۳۸ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۷ - اپریل ۱۹۳۸ء کی دوپہر تک جاری رہیگا ضروری ہے - کہ اس اعلان کی آخری تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں - اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں - یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے - کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کے لئے سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے - کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں - تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں ؛

نوٹ :- جماعت کے امرا بحیثیت امیر ہونے کے کسی مزید انتخاب کے بغیر مجلس مشاورت کے لئے اپنی جماعت کی طرف سے نمائندہ ہو سکتے ہیں ؛

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی

بیاہ و شادی کے فضول اخراجات

احمدیت دُنیا میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے آئی ہے - صرف اسمی اور رسمی طور احمدی کہلانا - اور اپنے اخلاق - طرز بود و باش - شادی اور غمی کے طریقوں میں دوسرے لوگوں سے جُدا اور ممتاز حیثیت نہ رکھنا اصلی اور حقیقی احمدیت کی غرض اور غایت سے لاپرواہی کے مترادف ہے -

اس وقت میں شادی اور بیاہ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - شادی اور بیاہ کے موقعہ پر غریب و امیر جاہل و عالم - دیہاتی اور شہری - غرض ہر طبقے کے لوگ غیر ضروری اور تکلیف دہ رسوم میں جکڑے ہوئے نظر آتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہو رہا ہے - کہ دیہاتی قرض کی دلدل میں پھنستے جا رہے ہیں اہل کار بد دیانتی اور رشوت کے مرتکب ہو رہے ہیں - تاجر اپنے سرمایہ پر ناجائز بوجھ ڈال رہے ہیں - مزدور برسوں کے اندوختہ پر ہاتھ صاف کر رہے ہیں گویا شادی کا کیا موقعہ آتا ہے - ایک مصیبت نازل ہو جاتی ہے - جو سالوں تک نہیں سنبھلنے دیتی - شادی کے معنی خوشی کے ہیں - لیکن جن طریقوں سے یہ تقریب عمل میں لائی جاتی ہیں - اُن سے لڑکے والوں کے دل پر جُدا بوجھ پڑتا ہے - اور لڑکی والے جُدا مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں گویا خود پیدا کردہ مصیبت ہوتی ہے - جو شادی کے بہانے سب پر جا پڑتی ہے ؛

شادی ایک عاقل بالغ مرد اور عورت کو اجتماعی زندگی میں داخل کرنے کا نام ہے - اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہوتی ہے - کہ نئے جوڑے کے لئے علیحدہ مکان - ضروریاتِ زندگی کا سامان - اور آئندہ گزارہ کے لئے حسب توفیق و حسبِ حیثیت سرمایہ ہو لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے - کہ صرف لڑکی کو اپنے گھر تک لانے میں اس قدر خرچ کر ڈالا جاتا ہے - جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ عام طور پر میاں بیوی ساری عمر تکلیف میں گزارتے ہیں ؛

ہر نئے جوڑے کی اور اپنی زندگی کو باعزت اور خوش حال بنانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے - کہ بے ہودہ اور واہیات رسوم کو ترک کیا جائے جب تک ہماری شادی اور غمی کی تقاریب سادہ مختصر اور بے تکلف نہ ہونگی - ہم آرام کی زندگی بسر نہیں کر سکیں گے - دُنیا کا اکثر حصہ شادی کے ان ناجائز اور بے ہودہ اخراجات سے تنگ ہے - لیکن اخلاقی جُرأت سے اور انگھولیا کی جھوٹی شرم سے کوئی ان کو روکنے کی ہمت نہیں کرتا ؛

ان چند معروضات کے بعد میری جماعت احمدیہ کی خدمت میں یہ عرض ہے - کہ وہ اس بارے میں بھی اپنے عمل سے دوسروں کی راہبری کرے - خاکسار

ملک رسول بخش سب اوورسیر

قربانی کی کھالوں اور عید فنڈ کا صحیح مصرف

احباب اور عہدداران جماعت کی ذمہ واری

خدا تعالےٰ کے فضل سے عنقریب عید اضحےٰ ہوگی۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عید کی خوشی میں مشغول ہوگا۔ لیکن ہماری عید اسی میں ہے۔ کہ ہم ایسے اعمال بجا لائیں۔ جن سے خدا تعالےٰ راضی ہو جائے۔ اور یہ عید در اصل اسی حقیقت کو تازہ کرنے کے لئے ہر سال آتی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس کی بناء پر انہوں نے خدا تعالےٰ کا خاص قرب حاصل کیا ہر مومن ان کے نقش قدم پر چلکر خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے

خدا تعالےٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے مامور کی شناخت کی توفیق دی۔ جسکو ابراہیم بھی کہا گیا۔ دوسروں کے لئے حضرت ابراہیم کی قربانی پوشیدہ ہو سکتی ہے۔ لیکن ہمارے لئے اس ابراہیم کی قربانیوں کے نظارے نے مشاہدہ کا رنگ دے دیا ہوا ہے ؛

ہم پر اسی مامور کے ذریعہ اپنے روشن اور چمکتے ہوئے نشانوں سے خدا تعالےٰ نے اپنی ورارالورا ہستی کو ظاہر کیا۔ اب ہمارے لئے قربانی کا کرنا کوئی مشکل نہیں رہا۔ ہمارے لئے ہر کام اور میدان میں قربانی کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس وقت سب سے بڑھ کر اہم اور ضروری مالی قربانی کا مطالبہ ہے۔ جس کے ذریعہ جماعت دینی جہاد میں مصروف ہے۔ فرضی چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کے علاوہ اگر ہم دیگر عارضی ذرائع آمد کو بھی نظر انداز نہ ہونے دیں۔ تو اس ذریعہ سے بھی بہت کچھ مالی خدمت کی جاسکتی ہے ؛

مثلاً اس وقت عید اضحےٰ کا موقعہ ہے۔ ان دنوں میں بہت سے احباب جماعت قربانی دیں گے۔ اگر قربانی کی کھالوں کو ہر ایک جماعت انتظام کے ماتحت فروخت کرے۔ اور اس کا روپیہ انتظام کے ماتحت مرکز میں بھجوایا جائے تو ایک کافی رقم اس ذریعہ سے سلسلہ کی ضروریات کے لئے مہیا ہو سکتی ہے۔ کھال قربانی ایک مرکزی مد ہے۔ اس کا تمام روپیہ مرکز میں آنا ضروری ہے ؛

اسی طرح عید فنڈ بھی ایک مرکزی فنڈ ہے۔ اس کی ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہوئی شروع میں جب اس چندہ کی ابتداء ہوئی۔ اس کی شرح ایک روپیہ فی کس (ہر کمانے والے) کے حساب سے مقرر تھی۔ عرصہ تک احباب اسی شرح سے چندہ ادا کرتے رہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کچھ عرصہ سے اس چندہ کی اہمیت ویسی خیال نہیں کی جاتی جیسی ہونی چاہیئے حالانکہ سلسلہ کی ضروریات جن پر یہ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ اور آمد مقابلۃً بہت کم رہ گئی ہے ؛

اکثر احباب نے اس فنڈ کا چندہ چند پیسے یا چند آنے دے دینا کافی خیال کر رکھا ہے۔ اس کی وجہ اس چندہ کی اہمیت کا نظر انداز ہو جانا ہے۔ پس احباب اور عہدہ داران جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس چندہ کی فراہمی بھی حتے الوسع اسی شرح سے کی جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھی۔ یعنی ہر ایک کمانے والے سے ایک روپیہ کے حساب سے (اس سے زیادہ جس قدر کوئی دے) وصول کیا جائے۔ سوائے ایسے شخص کے جو اس شرح سے ادا نہ کر سکتا ہو۔ اس چندہ کی باقاعدگی کے ساتھ عید سے قبل لوگوں کے گھروں پر جاکر وصولی کی جائے۔ اور وصول شدہ رقم تمام کی تمام مرکز میں بھجوائی جائے۔ کیونکہ یہ مرکزی فنڈ ہے۔ اس ذریعہ سے بھی سلسلہ کی بہت کچھ مالی خدمت کی جا سکتی ہے ؛

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنی رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؛ ناظر بیت المال قادیان

ڈائننگ ہال کے لئے چندہ کی آٹھویں قسط

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ یہ تحریک اب جلد جلد قبولیت حاصل کر رہی ہے اور امید ہے کہ جلد سے جلد احباب یہ مژدہ سنیں گے۔ کہ کل رقم پوری ہوگئی ہے۔ اس ڈائننگ ہال کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے ایک سو روپیہ عطا فرمایا تھا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء میں نے اس چندہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عطیہ سے کرتے ہوئے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ کہ کیا اچھا ہو۔ اگر جماعت کے انتیس احباب ایک ایک سو روپیہ اس چندہ میں عنایت کر کے اس فخر کے بجا حامل ہوں۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک خاص چندہ میں ایک خاص رقم دے کر شامل خیر ہیں۔ اس خواہش کو میں پھر دہراتا ہوں۔ امید ہے کہ جماعت کے مخلصین احباب اس طرف خصوصیت سے توجہ فرمائیں گے۔ اور ایک ایک سو روپیہ کی رقم اس چندہ میں دے کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں گے۔ لیکن میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ ایک سو سے کم دینے والے اس چندہ کے مطالبہ میں میرے مخاطب نہیں بلکہ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقلید میں اور حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے صرف انتیس احباب ہی ایک ایک سو روپیہ عنایت فرما دیں۔ تو پھر ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ کہ کسی اور صاحب سے چندہ لیا جائے ؛

تمام دوست اس چندہ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو ارسال فرمائیں۔ اور تصریح کر دیں۔ کہ یہ مہمانخانہ کے کھانے کے کمرے کی تعمیر کے لئے ہیں۔ اب میں اس چندے کی آٹھویں قسط شائع کرتا ہوں۔ امید ہے کہ احباب کرام جلد سے جلد اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے ؛

نمبر شمار	نام معطی	رقم	نمبر شمار	نام معطی	رقم
۷۸	جماعت نیروبی شرقی افریقہ	[illegible]	۸۷	محترمہ رحمت بی بی صاحبہ کھاریاں	صہ/
۷۹	جناب دوست محمد صاحب کلکتہ	عا/	۸۸	جناب ماسٹر شیر عالم صاحب ہڑیانوالی ضلع گجرات	عا/
۸۰	جناب چودہری اعظم علی صاحب سب جج	[illegible]	۸۹	جناب سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب سکندرآباد	عا/
۸۱	جناب چودہری محمد یوسف صاحب گلڈونی	عہ/		یہ پہلے ایک سو روپیہ دے چکے ہیں	
۸۲	جناب ڈاکٹر محمد رمضان صاحب رینالہ	عا/	۹۰	جناب اللہ بخش صاحب الہ آباد	صہ/
۸۳	جناب چودہری غلام مرتضیٰ صاحب چک ۴۵	عہ/	۹۱	جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب قادیان	عہ/
۸۴	جناب چودہری اللہ داد صاحب گجرات	[illegible]		یہ پہلے دو دفعہ چندہ دے چکے ہیں	
۸۵	جناب غلام محمد صاحب اختر	عہ/	۹۲	جناب چودہری شاہ محمد صاحب مسانیاں	۱۰/
۸۶	محترمہ اہلیہ صاحبہ غلام محمد صاحب اختر	عہ/			

گزشتہ میزان اٹھارہ سو بیس روپیہ تین آنہ چھ پائی بنتی ہے۔ موجودہ میزان اٹھاسی روپیہ چودہ آنہ ہوتی ہے۔ کل میزان انیس سو تیرہ روپے ایک آنہ چھ پائی ہوئی۔ اب باقی ایک ہزار چھیاسی روپے چودہ آنے چھ پائی

واقعات عالم پر نظر

۱۔ہندو۔ہندی اور ہندوستان کی زبان
۲۔سیواجی راج ۳۔مصر کے مسلمان

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

آریہ سماج کو اس امر کا بجا فخر ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والی تخریبی تحریکات میں کامیابی سے حصہ لیا ہے۔ اگرچہ آریہ سماج ہندو نام کو (چور) سمجھکر مٹانے میں ناکام رہا۔ مگر دیانندی تعصب جو راجپوتانہ میں اردو کی جگہ ہندی رائج کرنے کا پرچار کرتا تھا۔ کانگرس جیسی ہندوستانی سیاسی تحریک پر غالب آگیا ہے۔ اور وطن پرست ہندو سمجھنے لگے ہیں۔ کہ مردہ سنسکرت حروف اور زبان اور تہذیب پھر سے زندہ کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ گاندھی جی دیوناگری کو ہندی ہندوستانی فرماتے اور سیتہ مورتی صاحب راون کی لنکا میں جاکر بھی سات کانگرس صوبوں کے نام پر ہندی کے رائج کرنے کا فخریہ ذکر کرتے ہیں۔ ہندی شارٹ ہینڈ تجویز ہورہا ہے۔ اور ریڈیو پروپاگنڈا سے بھی کام لیا جارہا ہے مگر ملک کی لنگوا فرینکا حقیقۃً کیا ہے۔ وہ ہر بے تعصب آدمی جانتا ہے۔ کہ دہلی کے اجتماع لشکر ہند کی مشترکہ زبان اردو ہے۔ آپ پشاور سے راس کماری تک جائیں اور خواہ ہمارا بات سنو کی کرخت پشاوری اور میرے کو مدراس جانے کا ہے۔ کی حلیم آواز شلوار پوش پٹھان اور جنوبی ہند کی ساڑھی پوش سیاہ یا سرخ تلک کی خالص ہندوستانی سے مزین برہمن دیوی سے سنیں۔ اسٹیشن کی چائے گرم چائے سے مالا بار کی چچ چچ۔ چایا اور گرم پوری اور کے نی کے آوازہ پر کان دھرے۔ اور قلی۔ کلی اور حمال کی پکار پر غور کرے۔ نیز کلکتہ سے بمبئی تک ہندوستان کو عبور کر جائیں۔ تو دیانتداری آپ کے ضمیر سے اپیل کرے گی۔ کہ ہمارے وطن کی بین الاقوام زبان روزمرہ کے استعمال کی اردو ہے۔ اور اس کے لکھنے کے حروف تلاش کرتے وقت اگر کیلاش پربت پر پانچوں پانڈو کی طرح اندر دیوتا کی مدد سے پہنچنے کا خیال نہ ہو۔ اور دنیا میں رہکر سرحد پار تعلقات بھی رکھتے ہیں۔ تو یا تو چینی گورکھ دھندا حروف تہجی اختیار کرے یا جمنا سے اوقیانوس تک مروج حکمراں حروف استعمال کریں۔ ورنہ ترکوں کی طرح لاطینی حروف میں ہندوستان کی زبان لکھکر ہندو ہندی جبر سے مردہ ہڈیوں کو زندہ کرنے کی بے سود کوشش ترک کرکے ہندوستان کے فرزند بنیں۔ اور سن لیں کہ احمدیت کی دوسری مذہبی زبان اردو ہے۔ جیسے ہر براعظم کا احمدی سیکھ رہا ہے۔ اس لئے اردو ہندوستان کی خاص اور کل دنیا کی ایک بین الاقوامی زبان بن چکی ہے۔ اور ہندوستان کی لنگوا فرینکا تسلیم کئے جانے کی مستحق ہے

(۲)

بھائی پرمانند اور ڈاکٹر مونجے ہندوؤں کے اس مہاسبھائی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو آریہ سماجیوں کی طرح کہتا ہے۔ "آریہ سماج کی بنیاد مسلمانوں کی تباہی پر ہے" اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ مونجے کی آواز انفرادی یا اقلیت کی آواز ہے۔ وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ ہم نے امراؤتی برار میں ہندو لیڈر کھاپرڈے سے مونجے صاحب کا ذکر شکایتاً کیا۔ مگر برہمن دیوتا نے بُرا منایا۔ اور خوب مونجے صاحب کا راگ الاپا ہم نے کولہاپور دیکھا ہے۔ وہاں بڑودہ کی فضا اور جے پور میں بیرلا بھگتی کی رسم سے ہم ذاتی طور پر آشنا ہیں۔ اور اندور میں آریہ سماجی وزیر اعظم کا ہندو تدبر ہمارے سامنے ہے۔ ٹراونکور میں تبلیغی کوششوں میں رکاوٹ کا حال بھی ہم سے پوشیدہ نہیں اس لئے مہاسبھائی عداوت اسلام کے جذبہ کی تازہ ترجمانی جو کولہاپور" میں ڈاکٹر مونجے نے یہ کہکر کہ وہ ہندوستان میں سیواجی راجیہ" چاہتے ہیں۔ کی ہے۔ اس میں ہمیں صرف یہ بتایا ہے کہ ہوا کا رخ نہ صرف پہلا سا ہے۔ بلکہ کانگرسی حکومت آنے سے اس میں اور شدت پیدا ہو گئی ہے۔ پہلے ہندو رام راجیہ چاہتے تھے۔ مگر اب گئو و برہمن کی حمایت کرنیوالے قاتل افضل خاں۔ حاجیوں کے لوٹنے والے باپ کی سرپرست اسلامی ریاستوں کے دانت کھٹا کرنے والے" مہاراج سیواجی کا راج ہندو مہاسبھا کا سیاسی مقصد ہے جس کے حصول کیلئے وہ سیواجی کا نمونہ سامنے رکھتے ہیں۔ اور دکن میں بالخصوص حیدر آباد کا خار نکالیں گے۔ حیدر آباد کی سرحد پر دارودھا مرکز سیاسی جدوجہد ہے اور حیدر آبادی تلنگانہ مجوزہ صوبہ اندھرا میں کنڑی علاقہ کرناٹک میں اور مرہٹواڑی مہاراشٹر میں لاکر شیواجی راج کا احیا کرینگے۔ اس نعرہ جنگ کے مقابل کولھاپور کے قریب کی مسلمان ریاست میں کیا ہو رہا ہے اس کے ارباب ریاست و سیاست کیا کر رہے ہیں رعایا کدھر جارہی ہے اس کی نسبت صرف یہ بتا دیتے ہیں۔ کہ حیدر آباد میں کانگرسی سرگرمیاں زوروں پر ہیں۔ آریہ سماج کی یہ حالت ہے کہ سناتن دھرمیوں کا دم ناک میں کر رکھا ہے شہر میں تو نئے کوتوال صاحب کی ہوشیاری کے باعث چھپکر کام ہوتا ہے۔ مگر اضلاع میں ادھم مچ رہا ہے۔ دیانند کی جے علانیہ ہوتی ہے۔ ہومن آباد کے میلہ میں ۲ ہزار آدمیوں پر مشتمل آریہ جلوس نکلا۔ شہر میں بھی بلا اجازت جلسہ کرنے کیلئے مظاہرہ کیا گیا اور آدی ہندو تحریک کے رئیس سری کرشن پیرشر کے نام سے نعرے لگائے گئے۔ وزیر اعظم پر آوازے کسے گئے۔ اور ثابت کیا گیا کہ جسے مسلمان قوم کہتے ہیں وہ حیدر آباد میں اپنی زندگی کے خاتمہ کی کوششوں سے ناواقف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کولہاپور میں شیواجی راج کا اعلان حیدر آباد کو پھر سے بھاگیہ نگر بنانے کے مرادف ہے۔ کوئی ہے جو اس اشارہ سے فائدہ اٹھائے۔ اور گھر اور باہر کی خبر رکھے۔

(۳)

مصر کا تاریخی ملک حضرت ہاجرہ کے تعلق کے باعث اسلام کا ننھیال ہے۔ اور اسکی بہتری اسکی ترقی الٰہی وعدہ کے مطابق ایک نشان ہے۔ کیونکہ ابراہیمؑ کے جانشینوں کو مصر کے دریا سے فرات تک کی سرزمین کا وعدہ دیا گیا تھا۔ جو اللہ نے پورا کیا۔ مصر کو گذشتہ سال کے معاہدہ کی رُو سے انگلستان نے اپنا حلیف بنایا ہے۔ اور ملک کی سیاسی حیثیت بھی ارفع کردی گئی ہے۔ نوجوان بادشاہ فاروق دوسرے مسلمان بادشاہوں میں لباس و اسلامیات کی رُو سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں مصر نے ترکی ٹوپی کو چھوڑکر یورپی ہیٹ اختیار نہیں کی۔ عربی پر کسی اور زبان کو فوقیت نہیں دی۔ شاہ نے اپنی شادی پر ملکہ کو پردہ کرایا ہے۔ اور اسلامی روایات کا احترام بادشاہ اور رعایا کو مدنظر ہے۔ مگر مسلمانوں کی بدبختی سے خلافت سیاسیہ کا ہلاکت آفریں خیال شریف حسین کی طرح کمزور مصر پر بھی مسلط ہوگیا ہے۔ اور اجنبی طاقت کے بھروسہ پر مصر کے دیوبند ازہر نے ان کے خلافت کا اعلان کیا ہے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے قادیان کی روحانی خلافت کے سامنے سیاسی خلافتوں کا خاتمہ کرچکا ہے۔ عبدالمجید ترک حسین عرب حفیظ و عزیز مراکو کی خلافتیں اور ہندوستان کی تحریک خلافت کہاں ہیں؟

اس وقت فوجی طاقت والی ایسی خلافت جو مغربی سیاست سے مرعوب یا اس کے زیر نگیں ہو۔ اسلام کی ضرورت کے منافی ہے۔ اب آسمان کی تائید سے صرف روحانی خلافت درکار تھی۔ جو قادیان میں قائم ہے اور اللہ نے نیا آسمان اور نئی زمین اس خلافت کے زیر نگیں کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ پس مصر کا خلافت سے کھیلنا اچھا نشان نہیں۔ خدا کرے کہ قصر نیل مذہب کے ساتھ اس سیاسی مذاق کو ناجائز قرار دے اور مصری مدبرین وہی کچھ خیال کریں۔ جو یوسف کمال بے ترکی نمائندہ نے ہم سے قبل انفساخ خلافت لندن میں ظاہر کیا تھا۔ ہم "پاشا بجب حنفی عرب شیعہ ایران مالکی مورا کو ترکی خلافت کو تسلیم نہیں کرتے تو پھر اس کٹھ پتلی کا کیا فائدہ" ٭

٭ یوسف کمال بے "ہم نے اس برائے نام بے فائدہ مخالفین اسلام طاقتوں کی دشمنی خریدنے والی خلافت ... [illegible]

مسجد شہید گنج کی اپیل ہائی کورٹ لاہور کے فل بنچ نے خارج کر دی

(اور)

اپیل کا خرچہ بھی مسلمانوں کے سر ڈالدیا گیا

لاہور-۲۶ جنوری-لاہور ہائیکورٹ کے فل بنچ نے جو چیف جسٹس مسٹر جسٹس بھڈے اور مسٹر جسٹس دین محمد پر مشتمل تھا۔ مسجد شہید گنج کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا۔ چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس بھڈے دونوں کا فیصلہ متفقہ تھا۔ اور دونوں نے مسلمانوں کی اپیل مع خرچہ کے مسترد کر دی۔ مسٹر جسٹس دین محمد کا فیصلہ ان دونوں فاضل ججوں سے بالکل مختلف تھا۔ فاضل موصوف نے اپیل منظور کر لی اور کہا۔ فریقین اپنا اپنا خرچہ برداشت کریں۔ مسٹر جسٹس دین محمد نے قرار دیا۔ کہ مسجد کا انہدام مسلمانوں کے لئے بنائے دعویٰ ہوا۔

فیصلہ سنائے جانے کے وقت کمرہ عدالت "ارکان بار" اور پبلک سے بھرا ہوا تھا۔ ہائیکورٹ کے احاطہ میں پولیس کا زبردست پہرہ تھا۔ انتظامات کے سلسلے میں مقامی حکام نے پوری احتیاط سے کام لیا تھا۔

چیف جسٹس نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ میں اور مسٹر جسٹس بھڈے اتفاق رائے سے حسب ذیل نتائج پر پہنچے ہیں۔

مسلمانوں کے پرسنل لا میں پنجاب لاز ایکٹ اور قانون میعاد سے ترمیم ہو چکی ہے۔ اوقات کے بارے میں شریعت اسلامی میں میعاد کے متعلق کسی قاعدے کی عدم موجودگی کا اطلاق اس مقدمہ پر نہیں ہو سکتا۔ قانون میعاد اور اس قانون کی دفعہ ۱۴۴ کا اس پر اطلاق ہوتا ہے

مسجد پر قانون میعاد کا اطلاق

مسجد غیر منقولہ جائداد ہے۔ ہر دعویٰ قانون میعاد کے تحت میں آتا ہے۔ اور قانون کا اطلاق کسی قسم کے امتیاز کے بغیر تمام دعووں پر ہوتا ہے۔ خواہ یہ دعویٰ مقدس جائداد کے متعلق ہو یا غیر مقدس جائداد کے متعلق۔ اور نہ اس بارے میں اس وجہ سے کوئی فرق پڑتا ہے۔ کہ ایسے دعووں میں مدعی کوئی "خدائی ملکیت" ہے یا کوئی انسان۔ اس لئے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔ کہ بارہ سال تک سکھوں کے قبضہ مخالفانہ کے بعد مسجد اور مسلمان اس زمین اور عمارت کے متعلق اپنے تمام حقوق کھو بیٹھے۔ جن میں عبادت کرنے کا حق بھی شامل ہے۔ اس کے برعکس قانون میعاد کی دفعہ ۲۸ کے تابع سکھوں کو زمین اور اس پر عمارت کا پورا حق ملکیت حاصل ہے۔ اندریں حالات یہ قرار نہیں دیا جا سکتا کہ مسجد کے طور پر اس کی تقدیس برقرار رہ سکتی ہے۔ اور نہ ہی موجودہ مالکوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کی اصلی تقدیس برقرار رکھیں۔ یا اس کی عمارت کو بدستور قائم رہنے دیں۔ خدا کے نام پر وقف کی ہوئی جائداد بھی اگر اس پر بارہ سال تک قبضہ مخالفانہ رہے منتقل ہو سکتی ہے دعویٰ دائر کرنے کی تاریخ کو مدعیوں کو کوئی حق امداد حاصل نہیں تھا۔ لہذا کوئی بنائے دعویٰ موجود نہ تھی۔ علاوہ ازیں سکھ گوردوارہ ایکٹ اور سکھ گوردوارہ ٹربیونل کے فیصلے کے پیش نظر یہ دعویٰ نہیں چل سکتا۔ لہذا اکثریت کے فیصلے کے مطابق اپیل مسترد کی جاتی ہے۔

مسٹر جسٹس دین محمد کا اختلافی فیصلہ

مسٹر جسٹس دین محمد نے۔ اپنے اختلافی فیصلہ میں لکھا ہے کہ میں حسب ذیل نتائج پر پہنچا ہوں۔

(۱) خالص شریعت اسلامی کے مطابق (ل) مسجد عبادت کی جگہ ہے۔ اور اسلامی اصولوں کے مطابق بلا شرکت غیرے خدا کی عبادت کے لئے وقف ہے۔ اور ابد تک اس کی یہ حیثیت برقرار رہتی ہے۔

(ب) جس وقت مسجد عبادت کے لئے وقف ہو جاتی ہے۔ تو اس کی ملکیت کے متعلق انسانوں کے تمام حقوق ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی یہ حیثیت کبھی تبدیل یا ختم نہیں ہو سکتی۔ خواہ اس کی عمارت کو کچھ ہو جائے۔ اور خواہ اس پر کوئی قابض ہو۔

(ج) دنیا کی کوئی انسانی ہستی خواہ وہ کسی سلطنت کا حکمران ہی کیوں نہ ہو۔ مسجد کو پرائیویٹ جائداد تصور نہیں کر سکتا۔ اور اسے پرائیویٹ جائداد کے طور پر استعمال نہیں کر سکتا۔

(۲) ہندوستان میں برطانوی عدالتیں کسی مسجد کے متعلق مقدمہ میں اسلامی قانون کو بالکل نظر انداز نہیں کر سکتیں۔ جو خاص پہلو اور نمایاں حیثیت مسجد کو حاصل ہے۔ شریعت اسلامی کے تابع ان کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ اور کسی قانون کے ماتحت نہیں ہو سکتا۔ خواہ دعویٰ کے فریقین میں سے ایک فریق غیر مسلم ہو۔

(۳) اگرچہ پنجاب لاز ایکٹ کی دفعہ کا یہ مفہوم ہے کہ شریعت اسلامی کے تابع مسجد کو جو خاص مراعات حاصل ہیں ان کے بعض پہلوؤں سے متعلق شریعت اسلامی میں تبدیلی یا تنسیخ عمل میں لائی جا سکتی ہے مگر ہندوستان کے قانون میعاد یا کسی اور قانون کے ذریعے سے اس کو تبدیل یا منسوخ نہیں کیا گیا۔

(۴) چونکہ مسجد خرید یا فروخت نہیں کی جا سکتی اور اس کی نوعیت کے لحاظ سے کوئی انسانی ہستی اس کی مالک نہیں ہو سکتی اور اسے ملکیت کے حق کا ذریعہ نہیں بنایا جا سکتا۔ اس لئے یہ دلیل پیش کرنا ممکن ہے کہ مسجد قانون میعاد کی شر انگیزی سے محفوظ ہے۔ گو یہ قانون آرٹیکل ۱۴۳ A ۱۴۴ B

مسجد شہید گنج کے متعلق ہائیکورٹ لاہور کے فل بنچ کا فیصلہ

(اور)

مسلمانانِ پنجاب

نہ صرف مسلمانان پنجاب کے ہر گھر میں بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں میں یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ ہائی کورٹ لاہور کے چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس بھڈے نے مسجد شہید گنج کی اپیل مسترد کر دی اور خرچہ مسلمانوں کے سر ڈال دیا۔ جب کہ فل بنچ کے تیسرے رکن مسٹر جسٹس دین محمد نے فیصلہ ان دونوں ججوں سے بالکل مختلف تحریر فرمایا۔ فاضل جج موصوف نے اپیل منظور کر لی۔ اور قرار دیا۔ کہ فریقین اپنا اپنا خرچہ آپ برداشت کریں۔ مسلمانان پنجاب نے حصول مسجد کے لئے بہت کچھ دوڑ دھوپ کی۔ بہترین قانونی امداد مہیا کی۔ اور اپنا نقطہ نگاہ انتہائی وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ مگر افسوس کہ دو ججوں نے فیصلہ مسلمانوں کے خلاف صادر کر دیا۔ اور مزید برآں اپیل کا خرچہ بھی ان پر ڈال دیا۔ یہی فیصلہ نافذ ہوگا۔

ان حالات میں مسلمانوں پر غم و الم کے پہاڑ کا ٹوٹ پڑنا قدرتی امر ہے مگر انہیں صبر و استقامت سے کام لینا چاہیئے اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہائی کورٹ میں کسی امر کا فیصلہ کرنے والے اور کسی امر کے متعلق اپنی رائے بطور فیصلہ ظاہر کرنے والے آخر انسان ہی ہوتے ہیں۔

اور ۱۴۴ C کے ماتحت ان جائدادوں پر عائد ہوتا ہے۔ جو ہندو یا مسلم اوقات میں شامل ہیں۔ یہ دلیل بھی پیش ہو سکتی ہے۔ کہ مسجد قانونی شخص کی حیثیت میں جائداد نہیں ہے۔ اور اس لئے اس پر قانون میعاد کا اطلاق نہیں ہوتا۔ لیکن جہاں تک اس مقدمہ کے مقاصد کا سوال ہے۔ یہ فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ کہ یہ اس طرح ہے

مسجد کی تقدیس

۵۔ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ مسجد پر قانون میعاد کی دفعات کا اطلاق ہوتا ہے۔ تو بھی مسجد کی مقدس نوعیت برقرار رہتی ہے۔ خواہ یہ کسی جگہ ہو۔ اور کسی حالت میں ہو۔ جب تک اس کی اصلی شکل اور ڈھانچہ برقرار رہتا ہے اس کی بے حرمتی کرنے والے کسی فعل سے اس کی تقدیس میں کوئی فرق نہیں ہوتا خواہ وہ فعل ناپاک اور مکروہ کیوں نہ ہو

منیجر کی حیثیت

۶۔ مسجد کی طرح کے مذہبی اداروں کے مقدمہ میں ہندوستان کی عدالتیں جس مخالفانہ کام کے متعلق کارروائی کرتی ہیں وہ اس کی عمارت میں براہِ راست مداخلت ہے۔ اس سے کم مداخلت کا کام چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ اور اگر مداخلت بے جا کرنے والا عمارت میں براہِ راست مداخلت کرے تو وہ کھلا چیلنج تصور کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے وہ ایک بھاری بوجھ کے نیچے رہتا ہے۔ جس سے اسے رہائی حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ بوجھ کسی مذہبی ادارہ پر قبضہ اور اسے اس مقصد کے لئے استعمال نہ کرنا ہے جس کیلئے وہ مخصوص ہے۔ اور اپنے اوپر ایک نیم منیجر یا انچارج کے فرائض عائد کر لیتا ہے۔ اور اس سے اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ اس کے اس فعل سے اس مذہبی ادارہ کے بہی خواہوں کا حق ختم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ کوئی مستند منیجر فرائض کی خلاف ورزی کرے تو اسے ملکیت کا حق حاصل نہیں ہو جاتا۔ اور ادارہ کا بہی خواہ منیجر کی حرکت سے ناراض ہو کر اگر چاہے تو منیجر کے خلاف ریلیف کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ خاموش ہے۔ تو اس سے دوسرے بہی خواہوں کا حق ختم نہیں ہوتا۔

نقصان جاری

۷۔ جب تک مسجد کی اصلی صورت یا شکل برقرار رہتی ہے۔ مداخلت بے جا کرنے والے کا فعل ایک نقصان مسلسل ہے۔ اور ہر لمحہ اور ہر روز بنائے دعویٰ پیدا ہو گی مداخلت بے جا رہے گی۔ اور نقصان مسلسل ہو گا۔ اور صرف مسجد کے لئے ہی بطور قانونی شخص بنائے دعوے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ مسجد کے بہی خواہوں کے لئے بھی بنائے دعوے پیدا ہوتی ہے۔ جو وقت کی رُو سے کسی خاص جگہ پر موجود نہیں ہیں۔ بلکہ تمام مقامات اور تمام زمانوں میں پھیلے ہوئے ہیں

۸۔ قانون میں مخالفانہ قبضہ کرنے کے حقوق کی تعداد اور خاصیت ان حقوق سے متجاوز نہیں ہو سکتیں۔ جو شخص میں موجود تھیں۔ جسے اس نے قبضہ سے محروم کیا ہے اور جس شخص سے اس نے قبضہ چھینا ہے اس سے زیادہ حقوق ملکیت اسے حاصل نہیں ہو سکتے۔

۹۔ مسجد سے وابستہ حقوق اور ذمہ داریاں جائداد کے لئے دائمی ہیں۔ اور وہ صرف وقت کے گزر جانے سے ختم نہیں ہو جاتیں اور یہ حقوق اور ذمہ داریاں جائداد کے ساتھ رہتی ہیں۔ جہاں وہ جائے۔

۱۰۔ ایک مداخلت بے جا کرنے والے کا معاملہ جو نقصان کا ارتکاب کرتا ہے۔ اسی طرح کا نہیں جو ایک خریدار کا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں جن فیصلوں کے حوالے موجود ہیں۔ ان کی روشنی میں ان پر قبضہ نہیں کیا جا سکتا۔

۱۱۔ اگر یہ بھی تصور کر لیا جائے کہ مسجد کے بہی خواہوں کا مسجد میں عبادت کرنے کا حق جائداد غیر منقولہ میں مفاد کے مترادف ہے (جس کے متعلق مجھے شبہ ہے۔) پھر بھی یہ حق ایکٹ میعاد کی دفعہ ۲۸ کے ماتحت ختم نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ دفعہ کسی جائداد کے قبضہ کے لئے دعوے کرنے کے اثر کے متعلق فیصلہ کرتا ہے۔

۱۲۔ جس حد تک اوپر ذکر کیا گیا ہے اگر اس حد تک شریعت اسلامی عائد کی جائے۔ تو یہ انصاف۔ مساوات اور ضمیر کے عین مطابق ہو گا۔ مگر برطانوی ہندوستان میں عدالتیں صرف اس حد تک ہی جا سکتی ہیں۔ اس سے آگے نہیں جا سکتیں۔

اگر مسجد منہدم کیجائے

اگر مسلم فرقہ کے خاموش رہنے سے۔ ایک مداخلت بے جا کرنے والا مسجد کی عمارت میں مداخلت کرتا ہے۔ یا اس کی عمارت کو منہدم کرتا ہے۔ یا مسلم فرقہ کی طرف سے اعتراض یا چیلنج کے بغیر اس کی جگہ کوئی عمارت کھڑی کر لیتا ہے۔ اور جس سے وہ یہ قدم اٹھاتا ہے۔ اس دن سے لے کر ۱۲ سال تک اسی حالت میں رہتا ہے۔ تو ۱۲ سال گزرنے کے بعد اسے اس جگہ سے نکالا نہیں جا سکتا۔ گو خالص اسلامی قانون کے ماتحت اس صورت میں بھی اسے نکالا جا سکتا ہے۔ لیکن ملک کے قانون کے ماتحت اسے نہیں نکالا جا سکتا

۱۳۔ جب تک مدعا علیہم نے مسجد کی عمارت کو منہدم کر کے اس کے بعد بارہ سال تک اس حالت کو برقرار نہیں رکھا۔ ان کا قبضہ مخالفانہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ نہ مسجد کے خلاف اور نہ ہی اس کے بہی خواہوں کے خلاف اور آرٹیکل ۱۴۴ ایکٹ میعاد موجودہ اپیل کنندگان کی طرف سے ریلیف کے مطالبہ کی مخالفت نہیں کرتا۔

۱۴۔ مندرجہ بالا وجوہ کی بنا پر ۷ اور ۸ جولائی ۱۹۳۵ء کی رات کو متنازعہ عمارت کے انہدام سے انسٹی ٹیوشن اور اس کے بہی خواہوں کے لئے بنائے دعوے کی وجہ پیدا ہوئی۔ اور دعوے میعاد کے اندر ہے۔

آخر میں فاضل جج نے لکھا۔ کہ اس کیس میں جس قدر پوائنٹ اٹھائے گئے۔ میں ان کا فیصلہ اپیل کنندوں کے حق میں دیتا ہوں۔ اور ڈسٹرکٹ جج نے جو ڈگری دی ہے۔ اس کو منسوخ کرتا ہوں۔ اور اپیل کنندوں نے جس ریلیف کا مطالبہ کیا ہے۔ وہ انہیں دیتا ہوں۔ طرفین اپنا اپنا خرچہ برداشت کریں۔

سکھوں کے خلاف حکم امتناعی

چیف جسٹس نے فیصلہ کا اعلان کیا تو ملک برکت علی ایڈووکیٹ نے مسلمانوں کی طرف سے ایک درخواست دی جس میں بیان کیا۔ کہ چونکہ مسلمان اس فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے سکھوں کے خلاف عارضی امتناعی حکم جاری کیا جائے۔ کہ وہ مسجد کی جگہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کریں۔

چیف جسٹس نے کہا کہ باقاعدہ طریقے سے درخواست داخل کیجئے پھر ہم غور کرینگے۔ آج ملک برکت علی نے وہ درخواست ہائیکورٹ میں داخل کر دی ہے۔

تلاش

ایک غریب لڑکا بعمر ۱۳ سال کچھ عرصہ سے کوٹلی صورت بلی تحصیل بٹالہ سے گم ہے۔ یہہ لڑکا زبان سے گونگا۔ اور کان سے بہرہ ہے۔ دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں کٹی ہوئی ہیں۔ اگر کسی دوست کو یہہ لڑکا ملے۔ یا اس کا کچھ پتہ لگے۔ تو چوہدری صادق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ پاروال۔ براستہ فتح گڑھ چوڑیاں تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور کو اطلاع دیں۔ اور ایک اطلاع نظارت ہذا میں بھی بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ

ہومیو پیتھک دوائی خانہ

خاکسار نے ایک عرصہ تک ہومیو پیتھک کی تعلیم پاکر اور قریباً ۹ سال کے تجربہ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد مبارک کے ماتحت اب قادیان میں ہومیو پیتھک دوائی خانہ جاری کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے کام میں برکت دے۔ خاکسار:۔ ڈاکٹر مجیب الرحمٰن بنگالی انچ۔ ایم۔ بی برادر (صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے مبلغ امریکہ) محلہ دارالفضل قادیان

طالبات نصرت گرلز سکول کی مالی قربانی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں احمدی مرد اور عورتیں نہایت خوشی کے ساتھ تحریک جدید کے سال چہارم کے مالی مطالبہ پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ وہاں چھوٹے بچے اور بچیاں بھی حصہ لے رہی ہیں۔ چنانچہ طالبات نصرت گرلز سکول کے چندہ کی ایک فہرست ایکسو اکاسی ۱۸۱ روپیہ کی شائع کی جا چکی ہے۔ اب -/-/۱۱۰ روپیہ کی دوسری فہرست بہ تفصیل ذیل درج کی جاتی ہے

(۱) طالبات سپیشل کلاس -/-/۲۷ (۲) طالبات جماعت ہشتم -/۲/۲۳ (۳) جماعت ہفتم -/۸/۲۳ (۴) جماعت ششم -/۱۱/۱۹ (۵) جماعت پنجم -/۹/۱۶ نصرت گرلز سکول کی طالبات کے چوتھے سال کے چندہ کی میزان -/-/۲۹۱ روپے ہو گئی ہے۔ جو ان چھوٹی بچیوں کے لحاظ سے ایک شاندار قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص کو قبول فرمائے اور ان کو خادم دین بنائے۔ (دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

باجلاس خان بہادر شیخ عنایت اللہ خان آنریری سب جج بہادر سیالکوٹ چھاؤنی

۱۲۸ سنہ ۱۹۳۷ء

بستی رام ولد پنڈت بیلی رام قوم برہمن سکنہ چیڑار تحصیل سیالکوٹ مدعی

بنام

جھنڈو ولد کالو قوم میراثی سکنہ شاہدرہ تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ -/۵/۲۰۷ روپیہ بروئے تمسک

اشتہار بنام جھنڈو مدعا علیہ مذکورہ بالا

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ مذکورہ بالا کی تعمیل بذریعہ سمن ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا مدعا علیہ کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کرکے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ بتاریخ ۷ ۲/۳۸ کو حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً نہ کرے گا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۵ ۱/۳۸ کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

123

وصیتیں

نمبر ۴۹۱۴ منکہ امۃ اللہ زوجہ مولوی فتح محمد صاحب احمدی شرما قوم وڑائچ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۲-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مبلغ سات سو روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے زیورات مبلغ دو سو روپے صرف ہے میں بفضل خدا نو سو روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی انجمن مالک ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد:۔ امۃ اللہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد:۔ عبدالرحیم نیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد:۔ فتح محمد احمدی شرما خاوند موصیہ کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی۔

نمبر ۴۹۱۶ منکہ سستان بی بی بیوہ چودھری عبداللہ خان صاحب مرحوم قوم پڑھار جٹ پلیشہ زمیندارہ عمر پچاس سال ساکن موضع ادرحماں ڈاکخانہ بھابڑا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد بالیاں طلائی وزنی قریباً چار تولہ قیمت اندازاً ایک سو بیس روپے اور کنگن قیمتی اندازاً چالیس روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور چندہ شرط اول اور اعلان وصیت کے علاوہ اپنا حصہ وصیت مبلغ بیس روپے اسی وقت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ سستان بی بی نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ میاں خدا بخش امیر جماعت احمدیہ ادرحماں

گواہ شد:۔ محمد حیات پسر موصیہ ادرحماں

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ عنایت ولد خان ذات جسپہ سکنہ چک ۱۴۱۲ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۳۰-۳-۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور شورکوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲-۱۲-۳۷

دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سردارا ولد قادو ذات ہرل سکنہ کوٹ روشن تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۵-۳-۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور چنیوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۲-۱۲-۳۷۔ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سلطان ولد احمد ذات حجام سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۳۱-۳-۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور شورکوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲-۱۲-۳۷۔ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ اللہ دتا ولد عنایت ذات سیال سنپال سکنہ کگی نو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۳-۶-۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۷-۱۲-۳۷

دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ گُلا ولد شہامند ذات قرکھان سکنہ بستی غازی شاہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۲۴-۶-۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۶-۱۲-۳۷۔ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۷ جنوری۔ کل مسجد شہید گنج کے متعلق عدالت کا فیصلہ (تفصیل اندر ملاحظہ فرمائیں) مشتہر ہونے کے بعد لاہور کے مسلمانوں نے ہڑتال کر دی۔ شام کو مسجد چوک وزیر خان میں ایک جلسہ منعقد ہوُا۔ جس میں مختلف لوگوں نے تقریریں کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان اور دیگر وزراء سے مطالبہ کیا کہ یا تو مسجد شہید گنج مسلمانوں کو واپس دلائیں یا مستعفی ہو جائیں۔ آج ۲۷ جنوری مسلمانان لاہور نے ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کے طور پر مکمل ہڑتال کی۔

کلکتہ ۲۷ جنوری۔ حکومت بنگال نے قیدیوں کی رہائی کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا اس کے مطابق اس وقت تک ۲۸۰۷ قیدی رہا ہو چکے ہیں۔ اس تعداد میں متعدد دہشت انگیز قیدی بھی شامل ہیں۔

بیت المقدس ۲۶ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ برطانی فوج نے حبرون میں عربوں کے خلاف شدید کارروائی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ وہاں سے حکومت کے مخالفین کو چن چن کر گرفتار کیا جائیگا

پیرس ۲۶ جنوری۔ حکومت روس کا تختہ اُلٹنے کے لیے جس سازش کا انکشاف ہوُا ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے متعدد چھاپے مار کر اس وقت تک ۱۶ مشین گنیں۔ ساڑھے تین لاکھ کارتوس اور ۴۰۰ رائفلیں برآمد کی ہیں۔

لکھنؤ ۲۶ جنوری۔ لکھنؤ میں مدح صحابہ پڑھنے کے سلسلہ میں ایک درجن سنیّوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے آج سنیوں نے جلسہ کیا اور جلوس کی صورت میں مدح صحابہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے پولیس نے انہیں روکا۔ اور تین دفعہ منتشر کیا۔ ہجوم میں سے کسی نے ایک اینٹ پھینکی جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو لگی۔

بنوں ۲۶ جنوری۔ گذشتہ شب پنڈت جواہر لال نہرو نے یہاں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سرحد میں حکومت کی فارورڈ پالیسی کی مذمت کی اور کہا۔ کہ بعض اشخاص کا یہ خیال ہے کہ حکومت نے اس غرض سے یہ پالیسی اختیار کی ہے۔ کہ برطانوی علاقہ سے اغواء شدہ ہندو عورتوں کے مفاد کی حفاظت کی جائے اور ایسے واقعات کا انسداد کیا جائے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ حکومت ۱۸۹۰ سال سے اس پالیسی پر عمل کر رہی ہے اور برطانیہ کے استعمار پرستانہ عزائم کے پیش نظر سرحد آزاد میں بتدریج پیش قدمی کرتی چلی جا رہی ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے ہندوؤں اور سکھوں کو تلقین کی۔ کہ انہیں چاہیئے سرحد آزاد کے لوگوں سے اچھے تعلقات قائم کریں اور باہمی اعتماد و خیر سگالی کی کوشش کی جائے

کلکتہ ۲۶ جنوری۔ آج بنگال لیجسلیٹو کونسل میں ایک کانگرسی کے سوال کے جواب میں سر ناظم الدین ہوم منسٹر نے کہا۔ کہ ڈھاکہ جیل میں ۹ دہشت انگیز قیدیوں اور ایک عام قیدی نے بھوک ہڑتال شروع کر رکھی ہے۔ ان کے مطالبات متعدد اور مختلف ہیں۔ آخر میں سر ناظم الدین نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ان قیدیوں کے ساتھ جو قتل اور ڈاکہ زنی کے مرتکب ہوئے دوسرے سیاسی قیدیوں کی طرح سلوک نہیں کر سکتی

علی گڑھ ۲۶ جنوری۔ علیگڑھ میں صنعتی اور فوجی کالج کے قیام کی سکیم کے لئے جو فنڈ کھولا گیا تھا۔ اس میں اس وقت تک ساڑھے سات لاکھ روپیہ کے قریب رقم جمع ہو چکی ہے۔

امرتسر ۲۶ جنوری۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۲ آنے سے ۳ روپے ۵ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۳ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک کپاس ۵ روپے ۴ آنے روئی ۱۱ روپے ۸ آنے سونا ۳۵ روپے ۵ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ۸ آنے ہے۔

ملتان ۲۶ جنوری۔ ملتان میں یوم آزادی کے سلسلہ میں کانگرسیوں نے ہنگامہ بپا کر دیا۔ کانگرسیوں کا ایک گروہ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول میں گھس گیا اور ہیڈ ماسٹر سے سکول بند کر دینے کا مطالبہ کیا۔ مگر ہیڈ ماسٹر نے انکار کر دیا۔ تاہم اعلیٰ جماعتوں کے طلبا جلوس کے ساتھ مل گئے۔ اس کے بعد یہی لوگ سناتن دھرم ہائی سکول میں داخل ہو گئے۔ اور وہاں فتنہ بپا کر دیا سکول کے اساتذہ پر خشت باری کی گئی۔ کھڑکیوں کے شیشے توڑ ڈالے۔

بارسیلونا ۲۶ جنوری حکومت ہسپانیہ کے علاقہ میں شہر بارسیلونا پر ایک درجن باغی ہوائی جہازوں نے اچانک حملہ کر دیا۔ اور بم برسانے شروع کر دیئے جس کے نتیجہ میں ۳۰ آدمی ہلاک اور ۵۰ سے زائد زخمی ہوئے۔ بیسیوں عمارتیں تباہ کر دی گئیں بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ ہوائی حملہ کے دوران میں ۱۵۰ آدمی ہلاک اور ۳۰۰ سے زائد مجروح ہوئے

مالٹا ۲۶ جنوری۔ ایک نامعلوم تباہ کن کشتی نے مغربی بحیرہ روم میں ایک برطانی جہاز پر تارپیڈو پھینکا۔ حملہ ۱۰۰ گز کے فاصلہ سے کیا گیا اور تباہ کن کشتی غائب ہو گئی۔

شنگھائی ۲۶ جنوری حکومت چین کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ چینی فوجیں ہوشین پر قابض ہو گئی ہیں۔ اور جاپانی فوجیں ہٹ گئی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ چینی فوج کے ساتھ تصادم کے دوران میں ۳۰۰ سے زائد جاپانی سپاہی پانی میں ڈوب گئے۔ اسی طرح بہت سے زخمی ہوئے اسی اثنا میں وہو میں جنگ جاری ہے

کلکتہ ۲۶ جنوری۔ آج البرٹ ہال میں ہندوؤں کا ایک جلسہ منعقد ہوُا۔ جس میں مسٹر جناح راجندر میثاق کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ اور ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اسے ہندوؤں کے لئے ناقابل قبول قرار دیا گیا۔ ریزولیوشن کے محرک نے کانگرس کے آئندہ صدر مسٹر سبھاش چندر بوس کو متوجہ کیا۔ کہ بنگال کے ہندوؤں اور پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں سے بے انصافی نہ ہو۔

کلکتہ ۲۶ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت بنگال نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آئندہ مقدمہ چلائے بغیر کسی کو نظر بند کرنے کی پالیسی ترک کر دی جائے مستقبل قریب میں نظر بندوں کے باقی دو کیمپ (برہم پور اور ہجلی) بھی بند کر دیئے جائیں گے۔

پٹنہ ۲۶ جنوری۔ پٹنہ کے پانچ کانگرسی کارکنوں نے گورنر اور وزیر اعظم کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ ان کے خیال میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے راستہ میں گورنروں کے اختیارات خصوصی مانع ہیں۔ اس لئے وہ ۳ فروری سے بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے۔ یہ ہڑتال اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک سیاسی قیدیوں کو رہا نہیں کر دیا جاتا۔

رنگون ۲۶ جنوری۔ برما آئل کمپنی اور تیل کے دوسرے چشموں کے مزدوروں کی ہڑتال کی صورت حالات میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوُا۔ یہ بھی معلوم ہوُا ہے۔ کہ ایک اور چشمہ کے مزدوروں نے بھی ہڑتال کر دی ہے۔ کل ہڑتالی مزدوروں کا ایک جلسہ عام منعقد ہوُا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ ہڑتال اس وقت تک جاری رکھنی چاہیئے۔ جب تک ہڑتالیوں کے مطالبات پورے نہ کئے جائیں۔

کلکتہ ۲۶ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج مسٹر نلینی رنجن سرکار وزیر مالیات بنگال نے مسٹر سبھاش چندر بوس کی اقامت گاہ پر ان سے ملاقات کی۔ گفتگو دو گھنٹے تک جاری رہی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گفتگو نظر بندوں اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق تھی۔ اور ان مذاکرات کی روشنی میں کی گئی تھی۔ جو وارد ہا میں مسٹر سرکار اور گاندھی جی کے درمیان ہوئے تھے۔

کانپور ۲۶ جنوری۔ آج "یوم آزادی" کے سلسلہ میں کانپور کا ڈی اے وی سکول بند نہیں کیا گیا تھا۔ اس پر کانپور